مولانا نور محمد وانا، جنوبی وزیرستان

تحریک شاہ ولی اللہ کا ہدف "فک کل نظام"

روسی زوال اور امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے اضمحلال کے بعد اسلامی نظام کو متعارف کرنے کی ضرورت

آج جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ دین جمہوریت جیسے اُم الاباطیل نظام کا ایک اہم اور معتدبہ حصہ، اشتراکی جمہوریت کے مہرے مشرق میں یکے بعد دیگرے بکھر رہے ہیں اور ایسی ذلت کے ساتھ کوئی اس پر آنسو بہانے والا نہیں، حالانکہ ماضی قریب تک غیروں کا تو کیا پوچھتے ہو، انھوں نے نہ صرف دوراز کار تاویلات شروع کر کے سوشلزم کو مسلمان بنانا چاہا بلکہ اسے روح اسلام کے عین مطابق اقتصادی نظام قرار دینا شروع کیا تھا مگر آج ہر دیدہ ور نے دیکھا کہ لومڑی کے نرم و نازک پوست کے اندر کتنا خونخوار بھیڑیا پوشیدہ تھا۔

دوسری طرف مغرب کی سرمایہ دارانہ جمہوریت کے اماموں (امریکہ، برطانیہ اور فرانس) نے اس بچی کھچی جمہوریت کو استحکام اور وسعت دینے کے لیے اپنی آخری بازی تک لگا دی، کہ اقتصادی، فوجی اور سیاسی امداد دینے کے لیے مغربی جمہوریت پر ایمان لانا شرط اول قرار دے دیا، مگر اس کے باوجود انہیں اسلامی ممالک میں مغرب کی لادین جمہوریت کا منحوس قدم جمتا نظر نہیں آیا۔ اب جبکہ انہیں صاف دکھائی دینے لگا کہ آج نہیں تو کل مغرب کی سرمایہ دارانہ جمہوریت کا بھی وہی حشر ہونا ہے جو مشرق میں اشتراکی جمہوریت کا ہوا تو جمہوریت کے امام اعظم امریکہ نے مسلمانوں کو اُلو بنا لے اور ایک نئے خوشنما کافرانہ نظام میں پھنسانے کے لیے "نیو ورلڈ آرڈر" جدید عالمی نظام کا نعرہ بلند کیا۔

ع زہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش   من انداز قدت را می شناسم

"نیو ورلڈ آرڈر" کے فوائد اور نقصانات تو آنے والا وقت بتلائے گا لیکن صدر امریکہ جارج بُش کے مذکورہ اعلان نے کم از کم اس بات پر تو مہر تصدیق ثبت کر دی کہ مسلمانوں کو دام تزویر اور قید فرنگ میں مزید غلام رکھنے کے لیے پرانا نظام (مغرب کی لادین جمہوریت) ناکافی ہے۔

مگر مسلمانوں کے بھولے پن کی داد دیجیے کہ وہ تاہنوز نہ صرف یورپ کی سرمایہ دارانہ دین جمہوریت کو [illegible] نے کے لیے اس کے ساتھ "سابقے اور لاحقے" ملانے اور دور از کار تاویلات کے درپے ہیں بلکہ اسے

دینِ اسلام سمجھ کر سینے سے لگاتے ہوتے ہیں۔

زمانہ ماضی اور زمانہ حال کی عجیب مماثلت

آج سے چودہ پندرہ سو سال پہلے کی طرف پلٹ کر اگر کرۂ ارض پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے اور پھر عرب کی سرزمین جس کے آغوش میں امن کا گھر، بیت اللہ شریف ہے، پر نظر دوڑائی جائے تو یقیناً ہر طرف کمزوروں کے کشت وخون، قتل و غارت گری، غنڈوں کے راج، شریفوں کی تذلیل، مے خواروں کی بدمستیاں، زناکاریاں اور بدامنی، حرام خوری کا بازار گرم نظر آئے گا، دیکھنے والا کھلی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رزاقیت پر ایمان ویقین اس حد تک نیست و نابود ہے کہ خانۂ توحید (بیت اللہ شریف) کے اندر سینکڑوں بناوٹی خدا براجمان ہیں، اور بھوک وافلاس کے ڈر کے مارے والدین اپنے جگر گوشوں کو زندہ درگور کر رہے ہیں۔

ایک طرف مدبرینِ قوم سیاسی اور عوامی لیڈر اصلاح احوال کے لیے تمام مروجہ قوانین اور نظاموں کو آزما کر مایوس ہیں تو دوسری طرف مظلوم عوام زبان حال سے چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں کہ اے خدا تیرے زمین و آسمان تیری خدائی میں، رحم و شفقت، عدل وانصاف، انسانی ہمدردی اور احسان، نام کی کوئی چیز ہے بھی؟

تمام برائیوں کا واحد علاج اسلامی نظام

وقت کے تقاضے کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے تمام مروجہ نظاموں (آسمانی اور انسانی نظاموں) کو مسترد کر کے نیا اور دائمی نظام "نظام اسلام" نافذ کرنے کا فیصلہ فرمایا اور انسانیت کے جملہ خرابیوں کو دور کرنے کے لیے قرآن کریم، خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک میں تھما کر بطور مصلح بھیجا، اور پھر جلد ہی چشم فلک نے دیکھا کہ انسانیت کا وہی خزاں رسیدہ بہار رشک جنت بنا، جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

آمدم برسرِ مقصد

آج اس پندرہویں صدی ہجری میں کرۂ ارض (جو کہ سمٹ کر ایک گھر بنا ہوا ہے) پر اگر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو زمانہ جاہلیت کے جملہ مفاسد کا بلاکم وکاست ہر طرف دور دورہ ہے اگر کوئی فرق ہے تو صرف اتنا کہ وہی مفاسد پہلے سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ شکل اختیار کر چکے ہیں مثلاً تیر و تلوار کی جگہ کلاشن کوف نے لی، شراب کی جگہ ہیروئن اور شبخون کی جگہ دن دہاڑے برسر بازار بلا مقصد اجتماعی قتل، دھماکوں اور تخریب کاری نے لی وغیرہ وغیرہ

ع تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

زمانہ حال واستقبال کا تقاضا اور شاہ ولی اللہؒ کا نعرۂ قلندرانہ

آج گویا کہ زمانہ پیچھے کی طرف پلٹ کر زمانہ جاہلیت (قبل از اسلام) کے دہانے پر جا پہنچا ہے، کرۂ ارض کے جملہ انسانوں کے اجتماعی نظامِ معیشت میں انسانوں کے خود ساختہ قوانین

طاغوتی نظام رائج ہیں، خدائی نظام معیشت کی جگہ انسانی نظام معیشت جب کبھی اور جہاں کہیں نافذ ہوں تو وہ نظام جاہلیت ہی کہلائے گا اور لازمی طور پر وہ اپنے ساتھ زمانہ جاہلیت کی جملہ تباہیاں بلا استثنیٰ لائے گا۔

اقوام عالم کے لیڈران اور مدبرین اصلاح عالم کے لیے جملہ خود ساختہ نظاموں کو آزما کر اب مایوسی اور حیرانگی کے چوراہوں پر کھڑے ہیں انسانیت امن وامان، عزت وشرافت، عدل وانصاف کے لیے ترس رہی ہے وقت شدت سے متقاضی ہے کہ وارثان پیغمبر علیہ السلام "اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ" اور جانشینان شاہ ولی اللہؒ "فک کل النظام" کا قلندرانہ نعرہ بلند کر کے میدان میں فاتحانہ عزم کے ساتھ اتر آئیں اور شاہ ولی اور ان کے جانشینوں کے جادہ ومنزل کو منزل مقصود بنائیں۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے سفر حجاز کے دوران ۱۱۴۳ھ میں "فک کل نظام" یعنی نظام اسلام کے سوا ہر نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا، کی اساس پر جو عالمی انقلاب کا پروگرام مرتب کر کے ایک انقلابی تنظیم قائم کی۔ اور اسلامی عادلانہ نظام کا قابل عمل خاکہ حجۃ اللہ البالغہ اور البدور البازغہ کے ابواب میں ہدیۂ ناظرین کیا، یہ گویا طاغوتی نظاموں پر علماء کے سرخیل کی اولین ضرب تھی۔

شاہ ولی اللہؒ فوجی انقلاب کے حامی تھے، مگر وہ فوجی انقلاب جو جہاد اسلامی کے اصول پر یعنی جس کا نصب العین اعلاء کلمۃ اللہ ہو، اور جس کا ہر ایک مجاہد ذاتی اغراض سے یہاں تک بلند ہو کہ خود اپنی انا کو بھی فنا کر چکا ہو، اور نصب العین کے لیے قربان ہو جانے کو ابدی زندگی تصور کرتا ہو، ایسا انقلاب پیشہ ور سپاہیوں کے ذریعہ نہیں لایا جاسکتا، بلکہ ان رضاکاروں کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے جن کی ابتداء سے تعلیم وتربیت [illegible] طور پر کی گئی ہو، جو مقصد حیات اور نصب العین کو سمجھیں اور اصلاحی نظریات اور عقیدہ میں ڈھل جائیں اور ان کو کامیاب بنانے کے لیے قربان ہو جانا اپنی زندگی کا آخری مقصود بنالیں۔

شاہ صاحب نے سب سے پہلے یہی خدمت انجام دی، مستفیدین اور طلباء کی ذہن سازی کے لیے درس وتدریس، دعوت وتالیف کے ساتھ ساتھ عسکری اور فوجی ٹریننگ کے سنٹر قائم کیے مگر آپ کی زندگی نے وفا نہ کی۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، جانشین حضرت شاہ ولی اللہؒ

شاہ ولی اللہؒ نے اپنے انقلابی پروگرام "فک کل نظام" کی ذمہ داری اپنے بڑے بیٹے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے ذمے ڈال دی اور تحریک کے لیے اپنا جانشین منتخب فرمایا۔

شاہ عبدالعزیزؒ نے اپنے والد ماجد کے منصوبے کی تکمیل کی خاطر جائداد میں گھر بار ضبط کروائے، آپ کے اہل وعیال دہلی سے شہر بدر کراتے گئے، آپ نے ذلت اور توہین آمیز مصائب برداشت کیے مگر ولی اللہیؒ

تحریک کو وہ جلا بخشی کہ اپنے شاگردوں اور قریبی رشتہ داروں میں اسلامی علوم کے ماہرین، میدان جہاد کے وہ شاہسوار پیدا کئے جن کے کارنامے رہتی دنیا تک یاد رہیں گے مثلاً مجاہد اعظم سید احمد شہیدؒ۔ (شاگرد) مولانا عبدالحیؒ علامہ دہرؒ، مجاہد سرحد (داماد و شاگرد) شاہ اسمٰعیل شہیدؒ (برادر زادہ و شاگرد)۔

نیز شاہ عبدالعزیزؒ نے عظیم برطانوی سامراج کے خلاف فتویٰ صادر فرما کر پورے برصغیر میں انگریز کے خلاف جہاد کے لیے فضا ہموار کی، شاہ ولی اللہؒ نے عسکری اور ذہنی انقلاب کا جو بیج بو دیا تھا، آپ کے صاحبزادے اور جانشین شاہ عبدالعزیزؒ نے اس بیج کی آبیاری کر کے ایسا پروان چڑھایا کہ آپ کی وفات کے زمانہ میں نہ صرف متحدہ ہندوستان میں بلکہ اس سے باہر تک "فک کل نظام" کے جذبہ سے لاتعداد مسلمان فرزند سرشار ہو چکے تھے۔

مجاہد اعظم سیّد احمد شہیدؒ اور آزاد قبائل

ولی اللھی انقلابی تنظیم کے سرخیل مجاہدین، سید احمد شہیدؒ، مولانا عبدالحیؒ اور سید اسمٰعیل شہیدؒ نے تحریک "فک کل نظام" کو ارتکائی شکل دینے اور جہاد کی کارروائیوں کے لیے سرحد کے آزاد قبائل سے زیادہ کوئی موزوں مقام نہیں دیکھا چنانچہ انہوں نے ۱۸۲۶ء میں آزاد قبائل کا رخ کیا اور وہاں پہنچتے ہی لاکھوں کی تعداد میں اسلام کے پروانے سیّد صاحب کے گرد جمع ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے صوبہ سرحد کا صوبائی دارالخلافہ پشاور سے اٹک تک سکھوں سے آزاد کرا لیا لیکن جو کامیابی انگریز سامراج مجاہدین کے خلاف فوجی اور عسکری مہمات کے بل بوتے حاصل نہ کر سکا وہ کامیابی انگریز ڈپلومیسی، پروپیگنڈہ مہم اور انگریزی دارالافتاء کے فتووں نے بڑی آسانی سے حاصل کی انگریز کے کارندوں نے سید صاحب امیر جہاد، اور آپ کے ہندوستانی مجاہدین علماء اور رفقاء پہ سعودی وہابی کا فتویٰ لگایا۔ آزاد قبائل میں وہابیت پر مرچ مصالہ چھڑکا کر خوب تشہیر کرائی گئی آزاد قبائل کی اکثریت کی بےعلمی سید صاحب کے بعض ساتھیوں کی حقیقی نظام کے نفاذ کے لیے جلد بازی کے باعث وہابیت کے پروپیگنڈہ نے بہت جلد وہ نتائج برآمد کئے جس کی توقع شاید انگریز کو نہ تھی۔ قصہ مختصر ۱۸۳۱ء میں بالاکوٹ کے معرکہ میں سیّد صاحب اور شاہ اسمٰعیل شہید نے بمعہ دیگر مجاہدین جام شہادت نوش کیا جبکہ مولانا عبدالحیؒ اس سے پہلے بمقام اکوڑہ خٹک فوت ہو چکے تھے۔

بظاہر انگریز نے آزاد قبائل میں فضا۔ موافق سمجھی سکھ حکومت ختم کر کے افغانستان تک پاؤں پھیلانا شروع کیا مگر اب آزاد قبائل وہابیت کے پروپیگنڈہ کی حقیقت سمجھ چکے تھے ولی اللھی انقلاب کے جہاد کے جذبہ سے سرشار تھے، چنانچہ انگریز افواج پر حملہ آزاد قبائل ٹوٹ پڑے۔

وزیرستان کے مولانا گلاب دین عرف وزیر ملا صاحب نے وزیر، مسعود، دوڑ، خٹک اور بنوچی وغیرہ اقوام کے مجاہدین کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی، ضلع کوہاٹ، ضلع بنوں، ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے محفوظ علاقوں

اخ

پر انگریز کی مفصل کتاب "وزیرا اور وزیرستان"
...ز ندر ... اور سکو انتہائی افواج پر یلغار شروع کی (اس موضوع
کے عنوان سے زیر تحریر ہے) فقصہ کوتاہ ولی اللہی تحریک نے سانحہ بالاکوٹ کے بعد بھی آزاد قبائل میں

ہتھیار نہیں رکھے۔
سکھوں کی تاریخ کا مشہور

سید شہید صاحب اور آپ کے پیروکاروں کا جہاد، انگریز مورخ کی نگاہ میں

مورخ کیپٹن کنگھم سکھ
ان کا مطلب سکھ تھے
تاریخ میں لکھتا ہے "سید احمد کے عمل سے تو بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کہ کافروں سے
لیکن حقیقت میں ان کے مقاصد کو صحیح طور سے سمجھا ہی نہیں گیا، ان کی مخالفت کا اصل نشانہ انگریزی طاقت تھی"۔
۱۸۲۷ء سے ۱۸۳۶ء تک ۱۱ سال کا عرصہ
نیز آثار قدیمہ کا ماہر مسٹر میسن، انگریز جس نے افغانستان میں
کابل میں گزارا، اپنی یادداشت "میسن کی یادداشت" میں لکھتا ہے۔
سید احمد کی زیر
"حکومت کابل اور حکومت پنجاب کے درمیان افغان قبائل ایک نئے قائد
آنے والے بہت
قیادت جمع ہو رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہندوستان کے دور دراز حصوں سے
سے لوگ شامل ہیں۔ ان کی جھڑپیں پنجاب سکھ حکومت سے شروع ہو گئی ہیں مجھے اس نئی تحریک
کے بہت سے حامیوں سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ ان کے بیانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگرچہ
اس تحریک کا اولین مقصد سکھوں کی طاقت کو توڑنا اور پنجاب پر قبضہ کرنا ہے لیکن ان کے عزائم
پورے ہندوستان اور چینی ترکستان سے وسط ایشیا تک مسلم علاقوں کو ایک متحدہ سلطنت کی
صورت میں اپنے قبضہ میں لانا ہے"۔
والوں کا
یہ ہے شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کے مدرسوں سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے
رنگ اور مقصد حیات کی ایک جھلک جس سے یہ امر بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ موسسین مدارس
اسلامی کا مدارس اسلامیہ سے غرض و غایہ کیا تھا؟ اور تعلیم و تربیت کیا تھی؟۔
سید احمد شہید نے آزاد قبائل میں جہاد اسلامی کا جو مشعل

شاہ ولی اللہ کی تحریک جہاد کا دوسرا مرحلہ

روشن کی تھی اس نے وقت گذرنے کے ساتھ قبائلی علماء
اور روحانیین جیسے مولانا گلاب دین احمدزئی وزیر عرف وزیر ملا صاحب اور سوات کے روحانی پیشوا ملا عبدالغفور
صاحب وغیرہ کی قیادت میں پورے آزاد قبائل میں درخشندہ صورت کی شکل اختیار کی جس کی کرنیں دہلی پر بھی
پڑنے لگیں چنانچہ قبائل میں تحریک جہاد کی شدت سے امید کی نئی کرن علماء ہند کو نظر آئی، دہلی کی جامع مسجد میں
۱۸۵۷ء میں انگریز کے خلاف متفقہ فتویٰ جہاد صادر فرمایا اور پھر تھانہ بھون میں فتویٰ کی تائید کے ساتھ ساتھ

حضرت مولانا محمد قاسمؒ کی موجودگی میں حضرت حاجی امداد اللہ کے دست مبارک پر جملہ علماء حق اور قائدین تحریک ولی اللہی نے بیعت جہاد کرلی اور جہاد شروع کیا چونکہ یہ ایک طویل اور خونچکاں داستان ہے تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں اور بظاہر انگریزی سامراج کے خلاف یہ اقدام بھی ناکام ہوا۔

ولی اللہی تحریک فک کل نظام کا تیسرا مرحلہ

۱۸۵۷ء کی ظاہری ناکامی سے ولی اللہی قافلہ تحریک جہاد نے ہمت نہیں ہاری بلکہ ایک نئے عزم سے جہاد کا نیا محاذ کھول دیا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے روح رواں مولانا محمد قاسمؒ نے ام المدارس الاسلامیہ دارالعلوم دیوبند کا نقطہ آغاز انار کے درخت کے سایہ میں محمود نامی طالب علم کو (جو بعد میں شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کے نام سے مشہور ہوئے) پہلا سبق پڑھایا۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند نے نوجوان محمود الحسنؒ کو "وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ الآية" اور شاہ ولی اللہؒ کا قلندرانہ نعرہ "فک کل نظام" کے اسرار و رموز، عالمی اسلامی انقلاب کا بین الاقوامی منصوبہ اور اس کے حصول کے لیے واحد ذریعہ اسلامی جہاد، کی نہ صرف تعلیم و تربیت دی بلکہ یہ تمام ذمہ داریاں آپ کے نوخیز کندھوں پر ڈال دیں۔ (جاری ہے)

بقیہ تبصرہ کتب

تحقیقات مدون کی ہیں اور انہیں گیارہویں صدی ہجری میں پانچ سو علماء ربانی نے مرتب کرکے جو مجموعہ عربی زبان میں فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مرتب کیا ہے اور اس کی اہم مباحث کا حامل المتن اردو ترجمہ قاضی محمد صادق مغل صاحب نے محتاط انداز اور سلیس اردو میں نمبر وار احکام کے ساتھ شائع کرنے کی بائیس سالہ جو طویل محنت کی ہے اس کے نتیجہ میں قبل ازیں ۱۳۲ عنوانات پر مشتمل ۱۲۰۸۶ احکام بیس جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

اب نئی جلد میں طلاق کے احکام بھی شائع ہو گئے ہیں جس میں طلاق کا مفہوم، رکن، شرط، حکم، وصف، تقسیم اور جس کی طلاق واقع ہوتی ہے اور جس کی نہیں۔ صریح طلاق، زمانہ کی طرف منسوب طلاق، طلاق کو تشبیہ دینا اور طلاق کا وصف ذکر کرنا۔ طلاق قبل الدخول، طلاق بالکنایہ، تحریری طلاق، اور فارسی زبان میں طلاق کے احکام اردو عربی میں نیز ضروری حواشی سمیت شائع ہو چکے ہیں۔ ابواب ۲ عنوانات ۱۴ احکام ۲۳۴۔ کاغذ اعلیٰ سفید، کتابت عمدہ طباعت عکسی، آرٹ پیپر کا دو رنگہ ٹائیٹل اور خوبصورت جلد سے مزین ہے مجلس منتظمہ اس صوری اور معنوی خوبیوں حامل کتاب کی اشاعت پر قابل تبریک ہے اور یہ کتاب طلباء و علماء و وکلاء و فضلاء، عربی دان اور اردو خوان سبھی علم دوست اصحاب ذوق کے لیے مطالعہ اور حوالہ کا لازوال خزانہ ہے۔

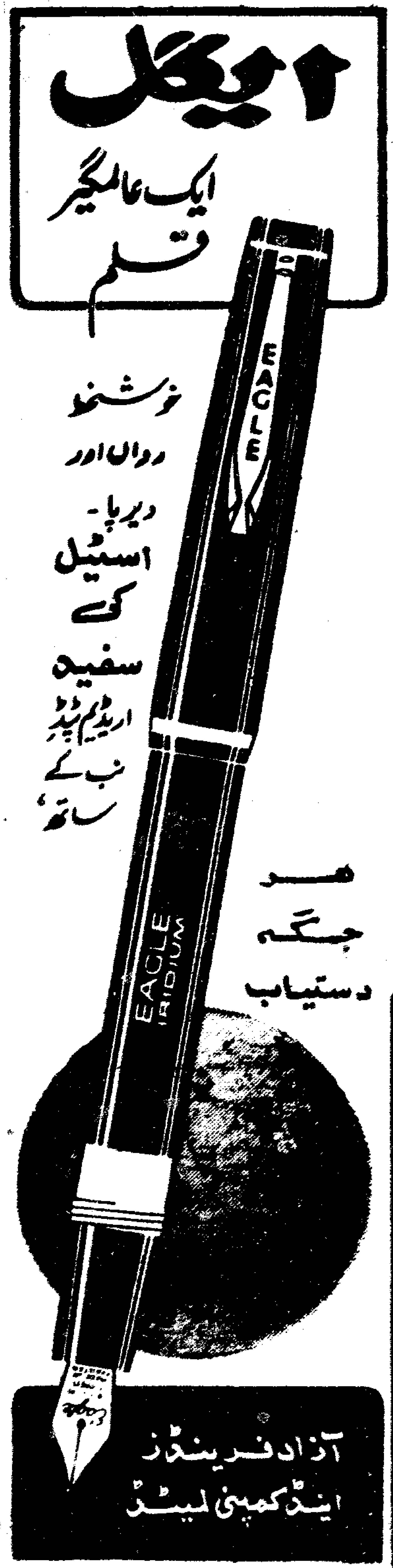
ایگل
ایک عالمگیر قلم
خوشخط
رواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کے
سفید
اریڈیم ٹپڈ
نب کے
ساتھ،
ہر
جگہ
دستیاب
EAGLE
EAGLE
IRIDIUM
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لمیٹڈ

دِلکش
دِلنشیں
دِلفریب
حسین کے پارچہ جات
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

قومی خدمت ایک عبادت ہے
اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرام

اپنی جہاز راں کمپنی

پی این ایس سی

کے

جہاز

سے مال بھیجئے

بروقت ۔ محفوظ ۔ باکفایت

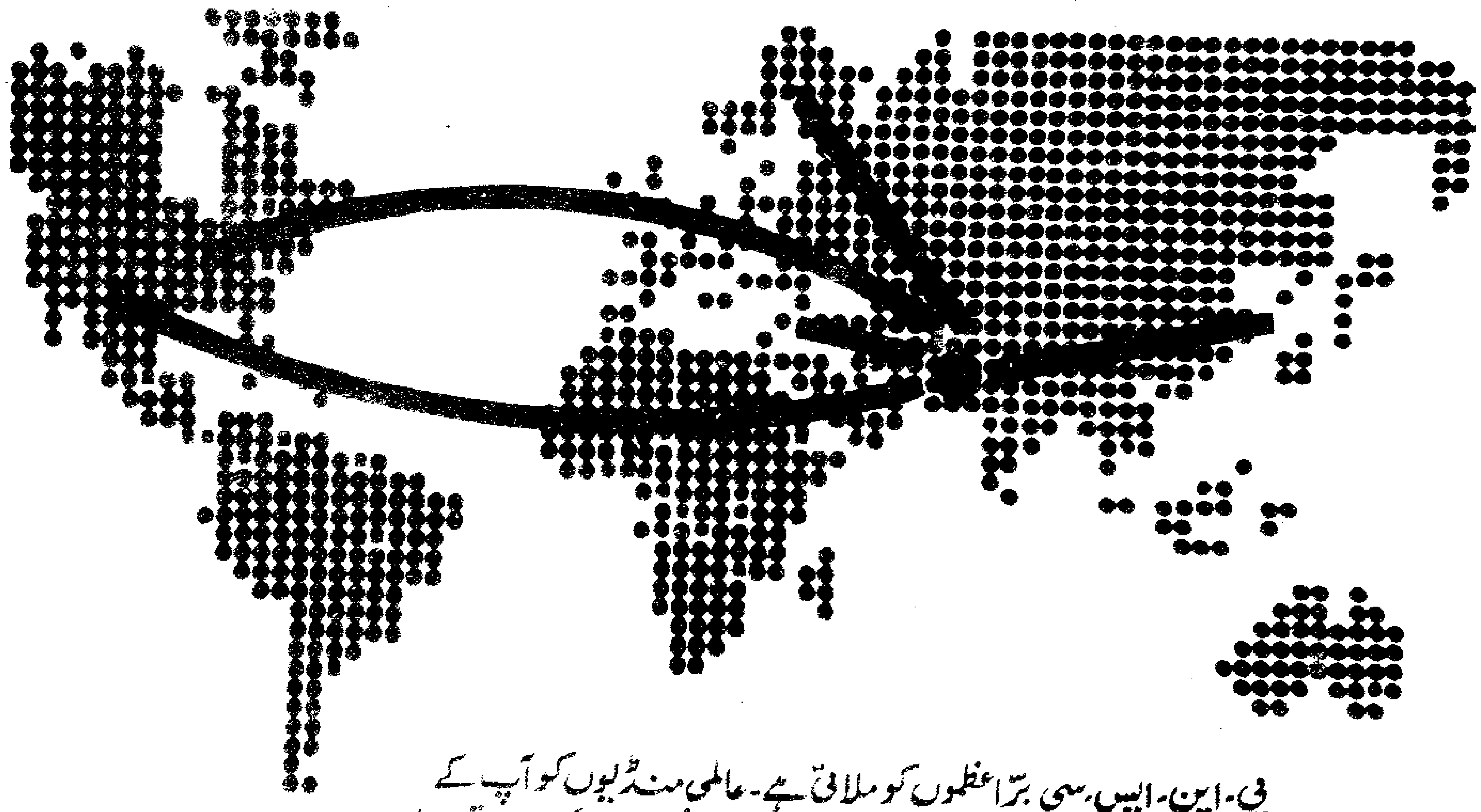

پی۔این۔ایس۔سی برّاعظموں کو ملاتی ہے۔ عالمی منڈیوں کو آپ کے قریب لے آتی ہے۔ آپ کے مال کی بروقت، محفوظ اور باکفایت ترسیل برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان، دونوں کے لئے نئے مواقع فراہم کرتی ہے۔

پی۔این۔ایس۔سی قومی پرچم بردار - پیشہ ورانہ مہارت کا حامل جہاز راں ادارہ، ساتوں سمندروں میں رواں دواں

قومی پرچم بردار جہاز راں ادارے کے ذریعہ مال کی ترسیل کیجئے

پاکستان نیشنل
شپنگ کارپوریشن
قومی پرچم بردار جہاز راں ادارہ

PNSC

PNSC 2.88 PID - Islamabad

PARAGON